Pathway to Ilm

Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

# ماہانہ آرٹیکل

ذو الحجة 1446 / مئی 2025 | شمارہ: 11

# ایّامِ حج کی حرمت و عظمت

**نحمده ونصلي على رسوله الكريم**

ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی اہلِ ایمان کے دلوں میں بیت اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ طواف و سعی کی کیفیت، میدانِ عرفات کی گریہ و زاری، اور قربانی کی عبادت، سب روح کو جھنجھوڑ دینے والے مناظر ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ بابرکت دن جن میں رب کی رحمتیں موسلا دھار برستی ہیں ہماری روزمرّہ زندگی میں یوں گزر جاتے ہیں جیسے معمولی ایّام ہوں۔

تعجب ہوتا ہے کہ سال کے کچھ مہینے جیسے دسمبر آتے ہی دنیا بھر میں ان کی تیاری اور جشن کا شور بپا ہو جاتا ہے۔ تقاریب منعقد کی جاتی ہیں گھروں کو سجایا جاتا ہے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن، جن کے بارے میں قرآن و سنت نے خاص تاکید فرمائی اکثر ہمارے شعور سے اوجھل ہی رہتے ہیں۔ یہ غفلت اس بات کی علامت ہے کہ ہمارے دل دین سے کتنے دور ہو چکے ہیں۔

<u>موسمِ حج بندگی کا عروج</u>

دنیاوالوں کے لیے مختلف موسم ہوتے ہیں کہیں تجارت کے لیے، کہیں کھیل کود کے لیے، اور کہیں سیر و تفریح کے لیے۔ مگر اہلِ ایمان کے لیے حج کا موسم وہ خاص وقت ہے جب دل عبادت کے لیے جھکتے ہیں، آنکھیں اشک بار ہوتی ہیں، اور لب تسبیح و تہلیل سے تر ہوتے ہیں۔

ان دنوں کی سب سے زیادہ فضیلت ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایّام کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اپنے بندوں پر خاص عنایات فرماتا ہے۔ نیکی کا ایک عمل کئی گنا اجر کا سبب بنتا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ نے ان دنوں کی فضیلت کو یوں بیان فرمایا:

**ما من أيامٍ العملُ الصالحُ فيهن أحبُّ إلى اللهِ من هذه الأيامِ العشرِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ**

**(رواه الترمذی: 757، أبو داود: 2438)**

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں میں کیا گیا نیک عمل سب سے زیادہ محبوب ہے۔" صحابہؓ نے عرض کیا: "یارسولَ اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی ان دنوں کے عمل سے افضل نہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، جہاد بھی نہیں — سوائے اُس شخص کے جو اپنی جان و مال لے کر نکلا اور پھر کچھ بھی واپس نہ لایا۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ذوالحجہ کے ان دنوں میں اللہ کی رضا کے لیے کیا گیا ہر عمل، خواہ وہ تلاوتِ قرآن ہو، نماز ہو، روزہ ہو یا صدقہ، اس درجہ کا ہے کہ بعض اوقات میدانِ جہاد میں جان کی بازی لگانے سے بھی بڑھ کر محبوب ہوتا ہے۔

حج کیا ہے؟

حج اسلام کا ایک ایسا عظیم فریضہ ہے جو محض عبادت نہیں بلکہ بندگی، اطاعت اور عبدیت کا عملی اظہار ہے۔ یہ وہ سفر ہے جو اہلِ ایمان کو دنیا کے گوشے گوشے سے کھینچ کر بیت اللہ کے در پر لے آتا ہے۔ وہ گھر جسے ربِّ ذوالجلال نے اپنی نسبت سے "بیتی" فرمایا—"میرا گھر"۔

حج دینِ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ ہر وہ مسلمان جو مالی اور جسمانی طور پر استطاعت رکھتا ہو اس پر زندگی میں کم از کم ایک بار حج فرض ہے۔

ہم حج کیوں کرتے ہیں؟

یہ سوال محض فریضے کی ادائیگی کا نہیں بلکہ دل کی اس لگن اور تڑپ کا ہے جو اہلِ ایمان کو دیارِ مقدسہ کی طرف کھینچتی ہے۔ یہ وہ عشق ہے جو صرف ایک حکم کا نتیجہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی اس درد بھری دعا کا اثر ہے جس نے مکہ کی بے آب و گیاہ وادی کو قیامت تک کے لیے اہلِ دل کا مرکز بنا دیا:

**رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ**

**(سورة إبراهيم 14:37)**

"اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کھیتی تک نہیں اگتی—تاکہ وہ نماز قائم کریں، پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دے۔"

حضرت ابراہیمؑ نے جس اخلاص سے دعا کی ربِ کعبہ نے اسے قبول کیا، اور آج تک اہلِ ایمان کا دل مکہ کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

کعبہ کی تطہیر اور حج کی ندا

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو کعبہ کے مقام کی نشاندہی فرمائی، اور اسے پاک کرنے کا حکم دیا:

**وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ**

**(سورة الحج، 22:26)**

"اور (یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کو گھر کا مقام بتایا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے۔' پھر حکم ہوا کہ ابراہیمؑ تمام انسانوں کو حج کی طرف بلائیں:

**وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ**

**(سورة الحج، 22:27)**

"اور لوگوں میں حج کی ندا دو۔"

حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا: "پروردگار! میری آواز کہاں پہنچے گی؟ یہاں تو کوئی بھی نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ندا دینا تمہارا کام ہے، پہنچانا میرا۔"

چنانچہ آپؑ جبلِ قُبیس پر چڑھے اور پکارا:

**يَا أَيُّهَا النَّاسُ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، فَأَجِيبُوا نِدَاءَ رَبِّكُمْ**

"اے لوگو! تم پر قدیم گھر (بیتِ عتیق) کا حج فرض کیا گیا ہے، پس اپنے رب کی پکار پر لبیک کہو۔"

ہر وہ روح جسے حج کی سعادت ملنی تھی—خواہ وہ اس وقت موجود تھی یا بعد میں دنیا میں آئی—اس ندا کو سن کر جواب دیا:

"لبیک اللّٰھم لبیک"۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے جتنی مرتبہ "لبیک" کہا، اُسے اتنی بار حج نصیب ہو گا۔

رب تعالیٰ نے وعدہ فرمایا:

**يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ**

**(سورة الحج، 22:27)**

"وہ تیرے پاس آئیں گے، پاپیادہ اور ہر دبلی سواری پر، دور دراز راستوں سے۔"

اور آج ہم اس منظر کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لوگ مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں ہیں، ہواؤں کا سینہ چیرتے، سمندر پار کرتے، اپنی راحتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ندا پر لبیک کہتے ہوئے۔

اگر ہم وہاں نہیں... تو دل وہاں ہو

یہ موسمِ حج ہے۔ جو خوش نصیب اللہ کی رضا کے لیے نکل چکے ہیں، اُن کے لیے دعا کریں۔ جو تیاری میں ہیں اُن کی قبولیت مانگیں۔ اور جو ابھی تک محروم ہیں—اُن میں ہم خود—اللہ سے صدقِ دل سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بھی اس راہ کی توفیق دے۔

اگر ہم جسمانی طور پر مکہ مکرمہ میں موجود نہیں، تو کم از کم دل کی کیفیت وہی ہو جو ایک کھلاڑی کی ہوتی ہے جو فائنل میچ کے دن بیماری کے سبب ٹیم کے ساتھ نہیں کھیل سکا—لیکن دل، آنکھیں، اور دعائیں سب کچھ اس میدان میں ہوتے ہیں۔

ہمیں خود سے پوچھنا چاہیے: کیا ہمیں واقعی محرومی کا احساس ہے؟ اگر اس محرومی کا کوئی درد ہمارے دل میں نہیں تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ دل دین سے کتنا دور ہو چکا ہے۔ اس کیفیت کی اصلاح لازم ہے۔

حج کی عظمت اور اس کا دینی مقام

قرآنِ مجید جب حج کا ذکر کرتا ہے تو اندازِ بیان میں ایک خاص جلال اور وقار محسوس ہوتا ہے۔ دیگر فرائضِ دین کے احکام اگرچہ صریح اور واضح ہیں، مگر حج کا حکم ایک منفرد شان اور خاص تہدید کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز کے لیے ارشاد ہوا:

**وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ (البقرة: 43)**

"نماز قائم کرو"

روزے کے لیے فرمایا: **كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (البقرة: 183)** "تم پر روزے فرض کیے گئے"

زکوٰۃ کے بارے میں حکم آیا: **وَآتُوا الزَّكَاةَ (البقرة: 43)** "زکوٰۃ ادا کرو"

لیکن جب اللہ رب العزت نے حج کو فرض فرمایا تو اندازِ حکم میں ایک خاص شانِ مالکیت اور غیرتِ الوہیت جھلکتی ہے:

**وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (آلِ عمران: 97)**

"اور اللہ کے لیے لوگوں پر لازم ہے کہ اس کے گھر کا حج کریں، جو بھی وہاں تک جانے کی استطاعت رکھے"

یہ محض ایک عبادت کا حکم نہیں، بلکہ اللہ کا حق ہے، ایک دَین ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر لازم ہے۔ یہاں صرف عبادت کی تلقین نہیں، بلکہ ایک طرح کا الٰہی دعویٰ ہے، جو بندے پر قرض کی طرح واجب ہو چکا ہے۔ اور پھر، جو اس فریضے سے روگردانی کرے، اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سخت تنبیہ فرماتے ہیں:

**وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (آلِ عمران: 97)**

"اور جو انکار کرے (یا غفلت برتے)، تو یقین رکھے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے"

یہ آیتِ کریمہ ہمیں جھنجھوڑ کر خبردار کرتی ہے کہ حج سے دانستہ گریز کرنا گویا حکمِ الٰہی کا انکار ہے۔ یہاں لفظ "کفر" استعمال ہوا ہے، جو اس عمل کی سنگینی کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔

## حج کی فضیلت اور اس کے روحانی ثمرات

نبیٔ رحمت ﷺ نے حج کی فضیلت بار بار بیان فرمائی، اور اسے صرف ایک عبادت نہیں بلکہ روحانی تجدیدِ ایمان اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ قرار دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں:

**خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ، فَحُجُّوا" (صحیح مسلم : 1337)**

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، پس تم حج ادا کرو"

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

**مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ**

**(سنن ابی داؤد: 1732، ابن ماجہ: 2883، مسند احمد: 1836)**

"جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، اسے جلدی کرنا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ بیمار ہو جائے، سواری کھو جائے، یا کوئی اور مانع پیش آ جائے"

گویا حج محض کسی خاص وقت کی عبادت نہیں، بلکہ وہ الٰہی دعوت ہے جو انسان کو اس کی اصل فطرت، اس کی بندگی اور اس کے رب کی طرف پلٹنے کا موقع عطا کرتی ہے۔ ہر لحظہ تاخیر دراصل دینی تساہل اور روحانی محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔

## کیا ہم اس فریضے کی اہمیت کو پہچانتے ہیں؟

یہ سوال ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ حج محض عبادت نہیں —— یہ زندگی کے مقصد، اطاعت کی معراج، اور دل کی حاضری کا اظہار ہے۔ اگر ہم استطاعت رکھتے ہوئے بھی اس سفر سے غافل ہیں، تو ہمیں اپنے ایمان کی گہرائی پر غور کرنا چاہیے۔

## حج کے فضائل و فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تاکہ وہ ایسی باتیں دیکھیں جو ان کے لیے مفید ہوں۔" (سورۃ الحج: ۲۲:۲۸)

حج کے بے شمار فوائد ہیں، جو انسان کی دنیاوی اور روحانی زندگی دونوں کو نکھارتے ہیں۔ یہ وہ مقدس سفر ہے جو بندے کو نہ صرف رب کی رضا کا باعث بنتا ہے بلکہ تمام گناہوں سے پاک ہو کر لوٹنے کا ذریعہ بھی ہے۔ وہ عظیم ثواب جسے حج کی جگہوں کے سوا کہیں اور حاصل نہیں کیا جا سکتا، صرف اس راستے سے نصیب ہوتا ہے۔

مثلاً مسجد الحرام میں ادا کی جانے والی ایک نماز کی فضیلت دنیا کے ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ نیز، طواف کعبہ اور سعی صفا و مروہ کی سعادت بھی صرف انہی مقدس مقامات پر ممکن ہے جہاں ہر لمحہ عبادت کی خوشبو رچی بسی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ حج کا ایک اور نہایت اہم فائدہ یہ ہے کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کی حالتِ زار سے واقف ہوتے ہیں، علمائے کرام سے استفادہ کرتے ہیں، اپنے سوالات پیش کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے روشنی پاتے ہیں۔ یوں یہ سفر نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی طور پر بھی انسان کی ایمان کی مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے قربت کا ذریعہ بنتا ہے۔

یہ وہ سفر ہے جو مشکلات کے باوجود دل و جان کو مؤمن کی ہستی میں تازگی، استحکام اور خشیتِ الٰہی کے شعور سے بھر دیتی ہے۔

## حج کی مبارک منزل پر جانے والوں کے لیے نصیحت

۱۔ اپنے سفر کے مقصد پر نظر جمائے رکھیں اور کسی چیز سے توجہ نہ ہٹائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى (سورة النجم : ۵۳:۱۷)**

"نہ آنکھ نے کبھی بھٹکا ، نہ حد سے بڑھا۔"

یہ آیت مبارکہ نبی اکرم ﷺ کی ایک ایسے بلند ظرف کو بیان کرتی ہے جو ہر حال میں اپنے رب کی طرف نظر جمائے رکھتے تھے، اور دنیاوی آسائشوں اور مشغولیات کی طرف ان کی نگاہ کبھی نہ بڑھی۔ اسی طرح، جب آپ مکہ کے حرم شریف یا مدینہ منورہ کی مسجدِ نبوی ﷺ میں ہوں، تو ہر ممکن حد تک اپنے موبائل فون سے پرہیز کریں۔

یہ مقامات اللہ کی بارگاہ میں دعا، عبادت اور یادِ الٰہی کے لیے خاص ہیں۔ غیر ضروری تصاویر لینا، ویڈیوز بنانا، یا سوشل میڈیا پر مصروف رہنا نہ صرف آپ کی اپنی عبادت میں خلل ڈالتا ہے بلکہ آس پاس موجود دیگر عبادت گزاروں کی توجہ بھی متاثر ہوتی ہے۔

لہٰذا ان مقدس جگہوں کی حرمت کا خیال کرتے ہوئے دل و جان سے اپنی نظر کو مرکوز رکھیں اور اس وقت کو صرف عبادت، دعا اور غور و فکر میں گزاریے۔ یہی وہ لمحے ہیں جو آپ کے سفرِ مقدس کو حقیقی روحانی کامیابی عطا کریں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سے کیے گئے اپنے عہد کو کبھی فراموش نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (سورة الحج، ۲۲:۲۹)**

"پھر وہ اپنے جسموں کی نجاست دور کریں، اپنے عہد پورے کریں، اور بیتِ عتیق کا طواف کریں۔"

یہ مبارک آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ حج کے دوران آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مقدس وعدہ کیا ہے تبدیلی اور اصلاح کا عہد باندھا ہے۔ اب فرض ہے کہ اس عہد کو پورا کریں، اپنے عمل کو اس وعدے کے مطابق ڈھالیں، اور اپنے رب کی رضا کے لیے کامل اخلاص سے اپنی زندگی سنواریں۔

۳۔ حج کا سفر صبر و تحمل کا طالب ہوتا ہے۔

حج کے راستے میں بے شمار مشکلات اور رکاوٹیں پیش آئیں گی، جو کبھی کبھار آپ کے جذبات کو بھڑکا سکتی ہیں اور صبر کی طاقت کو آزما سکتی ہیں۔ اس موقع پر ضروری ہے کہ آپ اپنی برداشت کو مضبوط رکھیں، اپنے غضب کو قابو میں رکھیں اور اپنی منفی کیفیت کو نہ خود پر، نہ دوسروں پر غالب آنے دیں۔

یاد رکھیں، حج میں اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اُس کے سب سے زیادہ مشکل امتحان سے گزارتا ہے۔ یہ امتحان اتفاقی یا یکساں نہیں، بلکہ ہر فرد کی خاص حالت کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کسی کے لیے آسان ہو، وہ کسی اور کے لیے بہت بڑا چیلنج ہو سکتا ہے۔ یہی شعور آپ کو عاجز، صابر اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے پر عزم رکھتا ہے، تاکہ ہر لمحہ آپ کا قلب اپنے خالق کے قرب میں مضمر ہو۔

4۔ یقین کر لیں کہ آپ واقعی اپنے حج سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ابن رجب الحنبلی نے فرمایا:

**أكثرهم كانوا يصلون الى بيت الله، ولا يصلون الى الله**

"بہت سے لوگ حج کے لیے جاتے ہیں، وہ بیت اللہ تک پہنچ جاتے ہیں مگر اللہ تک نہیں پہنچ پاتے۔"

ابن رجب نے وضاحت کی کہ حج میں دو سفر ہوتے ہیں:

جسم کا سفر جو بیت اللہ پر ختم ہوتا ہے۔ دل کا سفر جو اللہ تعالیٰ تک لے جاتا ہے۔

ابن رجب الحنبلی مزید فرماتے ہیں:

جب آپ بیت اللہ پر پہنچ جائیں تو اپنی زندگی بدل لیں۔ اگر آپ کی زندگی حج سے پہلے اور حج کے بعد مکمل طور پر مختلف ہو، اور آپ اب اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اور حضرت محمد ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، تو آپ واقعی اللہ تعالیٰ تک پہنچ چکے ہیں۔

حج محبت اور خلوص کی عبادت ہے

حج ایک محبت بھرا سفر ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم سیکھتے اور ترقی کرتے ہیں۔ ہم حج کے تمام اعمال کو عقل یا منطق کی بنیاد پر نہیں کرتے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کے طور پر انجام دیتے ہیں۔

حضرت ہاجرہؓ صفا اور مروہ کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑیں۔ آج پانی ہر چند میٹر بعد دستیاب ہے، پھر بھی ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جمرات پر کنکریاں پھینکیں کیونکہ انہوں نے وہاں شیطان کو دیکھا۔ ہم اسی نہیں دیکھتے، مگر اللہ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے ہم یہ عمل جاری رکھتے ہیں۔ حج کے ہر رکن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ یہ سفر عقل و منطق کا نہیں بلکہ تسلیم واطاعت کا ہے۔

بہت سے لوگ حج کا پورا موقع رکھتے ہوئے بھی مختلف بہانوں سے اسے ملتوی کرتے ہیں: "میں مصروف ہوں" یا "ان شاء اللہ اگلے سال جاؤں گا"۔ کام، خاندان، یا مالی مسائل کو وجہ بنا کر مؤخر کرتے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جب کوئی سرکاری یا معزز شخص ہمیں بلاتا ہے تو جانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی، لیکن جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھر کی دعوت دیتا ہے تو ہچکچاتے ہیں۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جب کسی کے پاس حج کرنے کی جسمانی اور مالی استطاعت آ جاتی ہے، تو حج اس پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حج کو بغیر جائز وجہ کے ٹالنا جائز نہیں۔ نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ "بعد میں کروں گا" اور نہ ہی آسان وقت کا انتظار کیا جا سکتا ہے۔ استطاعت کے باوجود حج کو جان بوجھ کر ملتوی کرنا اسلام کے ایک اہم فرض کی خلاف ورزی اور غفلت ہے۔

ہم سب زبان سے کہتے ہیں کہ ہم حج کرنا چاہتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دل اور دماغ میں اس کی سچی آرزو موجود نہیں ہوتی۔

اگر آپ اپنے دل کے ساتھ ایماندار ہوں اور سچے دل سے حج کا ارادہ کریں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے راستے پیدا فرمائے گا— چاہے آپ کے پاس دولت ہو یا نہ ہو۔ وہ ذرائع کے ذریعے، بغیر ذرائع کے، یا مشکل حالات میں بھی دروازے کھول سکتا ہے۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آپ خلوص کے ساتھ دعا کریں اور دل سے اس کی طرف رجوع کریں۔

یہ ہم سب کے لیے ایک جاگنے والی آواز ہے۔ حقیقت میں، حج کی تیاری کرنا ناممکن نہیں جب تک کہ ہمارے دل میں اس کی محبت اور خلوص موجود ہو۔

اللہ تعالیٰ اس سال حج کے مقدس سفر پر جانے والوں کا حج قبول فرمائے۔ انہیں خلوص، آسانی اور مکمل قبولیت عطا فرمائے۔ اور ان تمام لوگوں کے لیے راستے کھول دے جو حج کے لیے دل سے ترس رہے ہیں، تاکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صدا کا جواب دے کر اس بابرکت گھر کی زیارت کر سکیں۔ آمین۔

تحریر: مولانا حسن اقبال قاضی

ایڈیٹرز: ڈاکٹر شبیر احمد، مفتی عبدالوہاب حسن

انگریزی سے اردو ترجمہ: مولانا نصیر احمد